

5 بیرونی شعبہ

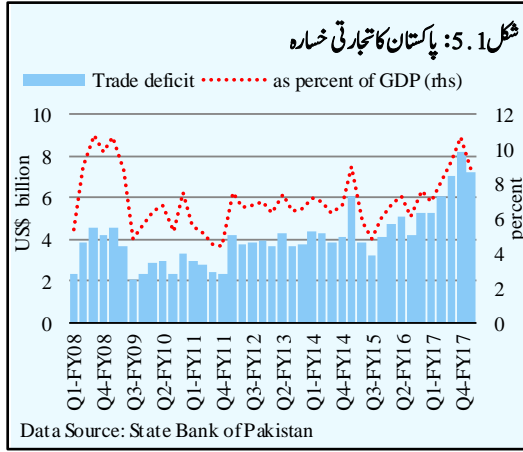
5.1 عمومی جائزہ

عالمی اقتصادی سرگرمیوں میں 2017ء کے آغاز سے کچھ تیزی آئی۔ امریکہ، یورپی یونین اور برطانیہ میں اقتصادی اظہاریوں میں آنے والی بہتری سے وہاں کے پالیسی سازوں کو اتنی گنجائش ضرور ملی کہ انہوں نے غیر روایتی زری اقدامات واپس لینا شروع کر دیے۔ ستمبر 2017ء تک امریکی فیڈرل ریزرو نے شرح سود دو بار بڑھائی ہے، یورپین سینٹرل بینک نے اثاثوں کی خریداری کے اپنے پروگرام کا حجم کم کر لیا ہے، اور بینک آف انگلینڈ نے ایک عشرے کے دوران پہلی بار اپنی شرح سود بڑھادی ہے۔ دریں اثنا اجناس کے جو نرخ 2016ء کے وسط میں پستی پر تھے ان میں کچھ بہتری آئی۔ یہ حالات اُن ابھرتے ہوئے ملکوں کے لیے خوش آئند ہیں جو زری مبادلہ کے دو اہم ذرائع پر زیادہ انحصار کرتے ہیں: برآمدی آمدنی اور کارکنوں کی ترسیلات زر۔ پاکستان کے معاملے میں یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یہ دونوں پہلو فعال ہوئے ہیں۔

برآمدات میں بحالی و وسیع البنیاد رہی جس میں نمایاں کارکردگی چاول، چرم مصنوعات اور ٹیکسٹائل (پست اور بلند اضافہ قدر، دونوں) نے دکھائی۔ ٹیکسٹائل کے شعبے میں پاکستان کی کارکردگی خاص طور پر قابلِ تعریف ہے، روایتی برآمدی منڈیوں امریکہ اور یورپی یونین میں پاکستانی مصنوعات کا نہ صرف حجم بلکہ حصہ بھی نمایاں طور پر بڑھا ہے۔ ترسیلات کے معاملے میں نمایاں بہتری خلیجی ریاستوں سے ہٹ کر آئی خاص طور پر امریکہ اور یورپی یونین سے، جس نے م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خلیجی ریاستوں سے آنے والی کم رقم کا اثر بخوبی زائل کر دیا۔

اس بہتری سے قطع نظر، پاکستان کے مجموعی توازنِ ادائیگی سے متعلق تشویش برقرار ہے، کیونکہ ملک میں اقتصادی سرگرمیاں بڑھنے سے درآمدات میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ پیٹرولیم، مشینری، دھات اور ٹرانسپورٹ کی درآمدی ادائیگیاں خاص طور پر بلند رہیں کیونکہ معیشت بلند نمو کے راستے پر مستقلاً رواں ہے۔ تاہم سہ ماہی کے دوران بلند درآمدی اخراجات کی وضاحت کرتے ہوئے دو پہلو قابلِ توجہ ہیں:

(i) توانائی کی ملکی ضروریات یقیناً بڑھی ہیں (جس کے نتیجے میں درآمدی حجم بڑھ گیا ہے)، تاہم خام تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں 16.5 فیصد اضافہ بھی ادائیگی کے اضافی بوجھ کا مساوی سبب بنا ہے۔ فرانس آئل، جو پیٹرولیم مصنوعات (ماسوائے خام تیل) کی مجموعی درآمد کا 44 فیصد بنتا ہے، کے معاملے میں یہ اثر سب سے نمایاں ہے، اگرچہ کہ فرانس آئل کی خریداری کا حجم م س 18ء کی پہلی سہ ماہی میں سال بسال 15.3 فیصد گر گیا ہے، تاہم ادائیگی گذشتہ سال سے بلند رہی کیونکہ فرانس آئل کے عالمی نرخ میں تیزی سے اضافہ ہوا (سال بسال 25.6 فیصد اضافہ)، اور



(ii) مشینری کی درآمد میں نمو کا سلسلہ تھمنے لگا ہے، جیسا کہ کسٹم کے ریکارڈ میں تیزی سے ہونے والی کمی سے ظاہر ہے۔ یہ کمی خاص طور پر بجلی سازی کی مشینری کے معاملے میں نمایاں ہے، اس زمرے کی درآمد میں سال بسال کمی آئی ہے۔ تاہم مشینری آلات کی ادائیگی کا بوجھ بین البینک منڈی میں اب بھی نمایاں ہے جو سابقہ درآمدات کی تاخیر سے ادائیگی کو ظاہر کرتا ہے۔

اس سے قطع نظر، گرتی ہوئی زر مبادلہ آمدنی ادائیگیوں کے لیے کم پڑتی جا رہی ہے جبکہ تجارتی خسارہ تاریخ کی بلند سطح پر ہے (شکل 5.1)۔ زیر جائزہ سہ ماہی میں جاری حسابات کا خسارہ 3.7 ارب ڈالر رہا جو م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے خسارے کے دگنے سے بھی زیادہ ہے (جدول 5.1)۔

اس خسارے کی مالکاری آسان نہ تھی۔ اگرچہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سال بسال 56 فیصد بڑھ گئی تاہم غیر ملکی سرمایہ کاروں کی طرف سے ایکویٹی کی فروخت نے اس اضافے کا ایک حصہ زائل کر دیا۔ اس کے باوجود، سہ ماہی کے دوران دباؤ کا اصل سبب قرضوں کی رقم کی آمد تھی جو اس عرصے کے دوران بھاری قرضے کی واپسی کے لیے ناکافی تھی، چنانچہ جاری حسابات کے خسارے کو پورا کرنے کا تمام بوجھ ملک کے زر مبادلہ ذخائر پر آ پڑا۔ م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ ذخائر میں 2.3 ارب ڈالر کی کمی ہوئی جس سے وہ آخر ستمبر تک 13.9 ارب ڈالر رہ گئے، اور یہ ملک کے صرف تین ماہ کا درآمدی بل پورا کر سکتے ہیں۔

¹ م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زر مبادلہ قرضے کا مجموعی سرکاری اجزا 1,413.1 ملین ڈالر تھا جبکہ مجموعی ادائیگی 1,351 ملین ڈالر کی ہوئی، جس سے صرف 62 ملین ڈالر کی خالص رقم حاصل ہوئیں۔

5.2 جاری کھاتہ

سہ ماہی کے دوران اگرچہ برآمدات اور ترسیلات دونوں سے زبردانہ آمدنی بحال ہوئی جس میں برآمدی وصولیاں 12.4 فیصد اور ترسیلات 1.1 فیصد بڑھیں، تاہم اس عرصے میں درآمدی بل میں 25.6 فیصد کے بھاری اضافے کا ازالہ کرنے کے لیے یہ ناکافی تھیں۔

جدول 5.1: پاکستان کے بیرونی شعبے کا خلاصہ			
ملین ڈالر	مکمل سہ ماہی م س		مطلق فرق
	17ء	18ء	
جاری حسابات کا توازن	-1,637	-3,698	-2,061
تجارتی توازن	-5,265	-7,277	-2,012
برآمدات	5,052	5,676	624
درآمدات	10,317	12,953	2,636
پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد	2,349	2,945	596
درآمدات ماسوائے تیل	7,968	10,008	2,040
مشینری	1,705	2,204	499
دھات	753	1,165	411
غذا	1,174	1,475	301
ٹرانسپورٹ	544	797	253
خدمات کا توازن	-1,157	-1,244	-87
بنیادی آمدنی کا توازن	-992	-984	8
ثانوی آمدنی کا توازن	5,777	5,807	30
کارکنوں کی ترسیلات	4,740	4,791	51
سرمایہ کھاتے کا توازن	82	102	20
مالی کھاتے کا توازن	-1,932	-1,098	834
پاکستان میں بیرونی برادری اور است سرمایہ کاری (خالص)	423	663	240
پاکستان میں بیرونی تزدانی سرمایہ کاری (خالص)	118	-128	-246
خالص واجبات	1,212	186	-1,026

ماخذ: بینک دولت پاکستان

درآمدی ادائیگیوں کے سال بسال اضافے کے معاملے میں پیٹرولیم گروپ کا حصہ سب سے زیادہ رہا، جس کے بعد مشینری، دھاتوں اور غذائی گروپ آتے ہیں۔ جہاں تک مشینری کا تعلق ہے تو یہ بات قابل ذکر ہے کہ سی پیک منصوبوں کے لیے مشینری سمیت سب کی ادائیگی کا دباؤ بالآخر بین البینک منڈی پر پڑ رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس حقیقت سے ہوتا ہے کہ اگرچہ بجلی سازی کے لیے مشینری کی درآمد، پاکستان دفتر شماریات کے مطابق، م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سال بسال 16.6 فیصد گر گئی، تاہم بجلی سازی کے لیے مشینری کی درآمد پر ادائیگیاں (اسٹیٹ بینک کے مطابق) سال بسال 79.9 فیصد بڑھ گئیں۔ اس تناظر سے، اسٹیٹ بینک اور پاکستان دفتر شماریات کی طرف سے مشینری کی درآمدات

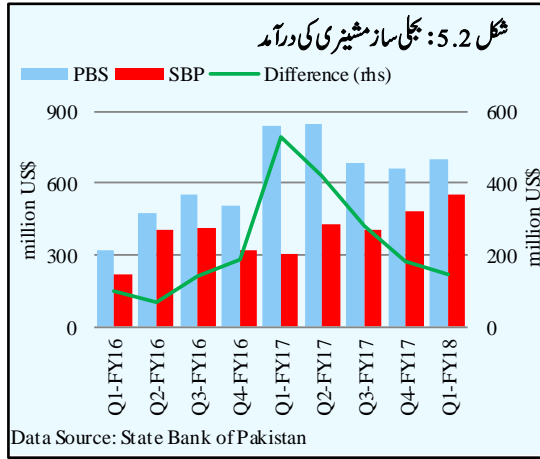
کے جو اعداد و شمار جاری کیے جاتے ہیں ان میں پایا جانے والا فرق بتدریج کم ہوا ہے (شکل 5.2)۔

دریں اثناء دونوں روایتی مصنوعات یعنی چاول (باسمتی اور غیر باسمتی دونوں)، اور ٹیکسٹائل (پست اور بلند اضافہ قدر دونوں)، اور چمڑا مصنوعات کے ساتھ ساتھ غیر روایتی ایشیا بشمول سی فوڈ اور جوتوں کے قبیل کی ایشیا میں برآمدات میں بحالی دیکھی گئی (سیکشن 5.5)۔ منڈی کے نقطہ نظر سے برآمدی آمدنی میں بحالی وسیع البیناد تھی اور محض دو اہم منڈیوں (یعنی یورپ اور امریکہ) میں مرکب نہیں رہی، چند غیر

پاکستانی معیشت کی کیفیت

روایتی منڈیوں (خاص طور پر افغانستان اور چین) سے بھی برآمدی وصولیاں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں بلند رہیں۔ غیر روایتی منڈیوں کو بلند برآمدات کا یہ رجحان برقرار رکھنا ضروری ہے، جس کے دو پہلو ہیں: ایک برآمداتی تنوع، اور دوسرا ایک حفاظتی بفر پیدا کرنا تاکہ امریکہ اور یورپی یونین کی تجارتی پالیسیوں میں کسی اچانک یا منفی تبدیلیوں سے بچا جاسکے۔

کارکنوں کی ترسیلات



بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی طرف سے بھیجی جانے والی ترسیلات م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 1.1 فیصد اضافے سے 4.8 ارب ڈالر ہو گئیں۔ یہ تمام اضافہ غیر خانگی علاقوں سے آنے والی ترسیلات کا نتیجہ تھا جس نے چھ ملکی خلیج تعاون کونسل سے ترسیلات میں کمی کا بخوبی ازالہ کر دیا (جدول 5.2)۔ یہ حوصلہ افزا ہے کہ امریکہ سے، جو ان رقوم کا چوتھا سب سے بڑا ذریعہ ہے، ترسیلات میں سہ ماہی اضافہ مسلسل تیسری بار ہوا ہے، حالانکہ رقوم کی سمندر پار منتقلی کے لیے ضوابطی ماحول ناسازگار (اور مہنگا) ہے۔

م س 17ء کے بیشتر عرصے کے دوران مجموعی ترسیلات میں کمی کا جو رجحان دیکھا گیا، اس کا معکوس ہونا اگرچہ خوش آئند ہے تاہم مستقبل میں اس رجحان کے برقرار رہنے کے بارے میں محتاط رہنا ہو گا جس کے کئی اسباب ہیں۔ ایک خیال یہ ہے کہ کرنسیوں میں سازگار ردوبدل نے حال میں رقوم کے بہاؤ میں، خصوصاً برطانیہ اور یورپی یونین کے دیگر ملکوں سے آنے والی رقوم میں اہم کردار ادا کیا۔ اسٹریٹنگ اور یورو دونوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں کمی (سیکشن 5.4) نے برطانیہ اور یورپی یونین کے دوسرے ملکوں سے آنے والی ترسیلات کی ڈالر میں قدر کو سہارا دیا ہے۔ م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ڈالر کے مقابلے میں اسٹریٹنگ کی قدر 2.1 فیصد اور یورو کی 3.0 فیصد بڑھی۔ یاد رہے کہ اس حالت کے بالکل برعکس یعنی ڈالر کے مقابلے میں اسٹریٹنگ کی قدر میں ہونے والی معقول کمی نے، جو جون 2016ء میں بریگزٹ ووٹ کے بعد والے مہینوں میں ہوئی تھی، م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران برطانیہ سے آنے والی ترسیلات کی ڈالر میں قدر گھٹادی تھی۔

پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 18ء

دریں اثنا، سب سے بڑے ذریعے یعنی خلیج تعاون کونسل سے ترسیلات م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بھی گرتی رہیں، جو اس نخلے میں تارکین و طن کے لیے لیبر مارکیٹ کی دشوار صورتحال سے مطابقت رکھتی ہے۔ ان حالات سے جنوبی ایشیا خاص طور پر متاثر ہوا ہے کیونکہ پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے نیم ہنرمند کارکنوں کی اولین ترجیح خلیجی ممالک ہی ہیں۔ عالمی بینک کے مطابق 2016ء کے بیشتر عرصے کے دوران جنوبی ایشیا کو ملنے والی ترسیلات میں تخفیف کی ایک وجہ یہ بھی تھی، اور 2017ء میں بھی یہاں ان کی شرح نمو پست ترین رہنے کا تخمینہ ہے (جدول 5.3)۔ یہ صورت حال مشرقی اور وسطی ایشیا، اور لاطینی امریکہ جیسے خطوں (خصوصاً فلپائن اور میکسیکو جیسے ملکوں) سے بہت مختلف ہے جہاں بیشتر ترسیلات بڑے اور ترقی یافتہ ملکوں یعنی امریکہ اور یورپی یونین، اور روس جیسے بحالی کی طرف گامزن ملکوں سے آتی ہیں۔

جدول 5.2: پہلی سہ ماہی میں کارکنوں کی ترسیلات لحاظ کو ریڈور			
ملین ڈالر	ماہیت		
	م س 16ء	م س 17ء	م س 18ء
خلیج تعاون کونسل	3,148	2,975	2,869
سعودی عرب	1,441	1,324	1,228
متحدہ عرب امارات	1,115	1,076	1,078
جی سی سی کے دیگر ممالک	593	576	563
برطانیہ	672	550	643
امریکہ	715	613	626
یورپی یونین	94	123	160
دیگر	336	480	492
مجموعہ	4,966	4,740	4,790

ماخذ: بینک دولت پاکستان

پاکستان کے لیے مسئلہ ساختی نوعیت کا معلوم ہوتا ہے۔ پہلا، پاکستان مشرق وسطیٰ کو بیشتر نیم ہنرمند کارکنان بھیجتا ہے۔ گزشتہ دو سال کے دوران بیرون ملک (بیشتر خلیجی ملکوں کو) جانے والے اور بیورو آف امیگریشن اینڈ اوور سیز ایمپلائمنٹ (بی ای او ای) کے پاس رجسٹرڈ پاکستانیوں میں سے ایک تہائی سے زائد مزدور تھے۔ اس طرح کی نیم ہنرمند ملازمتوں کی ضرورت عام طور پر گردش

ہوتی ہے اور بیشتر انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ نئے منصوبے شروع ہوں تو ان ملازموں کی ضرورت پڑے۔ تیل کی قیمتوں میں زبردست کمی اور اس کے بعد خلیجی ملکوں میں مالیاتی اخراجات پر کٹوتی کے تناظر میں پورے نخلے میں خصوصاً سعودی عرب میں تعمیراتی سرگرمیوں میں نمایاں کمی آئی ہے۔ چنانچہ مزدوروں کی طلب گھٹ گئی ہے۔ یہ بات باعث حیرت نہیں ہے کہ ملازمت کے لیے بیرون ملک جانے والے پاکستانی مزدوروں کی تعداد گزشتہ ایک سال سے گری رہی ہے (شکل 5.3)، اور یہ رجحان جاری رہنے کا امکان ہے۔

ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ پاکستانی تارکین کو مشرق وسطیٰ میں ملازمت کے حصول کے لیے ریکروٹنگ ایجنٹوں کو جو رقم ادا کرنی پڑتی ہیں وہ نسبتاً زائد ہوتی ہے۔ عالمی بینک کے تخمینے کے مطابق ایک پاکستانی کارکن کو سعودی عرب میں ملازمت کے حصول کے لیے 5500 ڈالر تک ریکروٹنگ ایجنٹ کو ادا کرنے ہوتے ہیں، جبکہ ایک بھارتی کارکن سعودیہ میں ملازمت تلاش کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ صرف 1500 ڈالر ادا کرتا ہے، چنانچہ پاکستانی کارکن کو 3.6 گنا زائد رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔ اتنے زائد معاوضوں کا سبب ریکروٹنگ ایجنٹوں کا

پاکستانی معیشت کی کیفیت

محدود نیٹ ورک ہے جس کی بنا پر زبانی بات چیت بنیادی طریقہ قرار پاتا ہے جس کے ذریعے ممکنہ تارکین وطن خلیج میں ملازمت کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔ ان نام نہاد ذیلی ایجنٹوں (باضابطہ ہوں یا بے ضابطہ) میں سے ہر ایک ممکنہ تارک و وطن سے کمیشن وصول کرتا ہے جس کے نتیجے میں تارک و وطن پر عائد ہونے والی لاگت بڑھتی چلی جاتی ہے۔

جدول 5.3: 2017ء کے ترسیلات کی نمو کے تخمینے		فیصد تبدیلی، سال بسال
2017*	2016ء	
1.1	8	جنوبی ایشیا
0.2	2.4	پاکستان
4.2	-8.9	بھارت
-5.2	-11.4	بنگلہ دیش
-8.1	3.7	سری لنکا
4.4	-2.6	مشرقی ایشیا اور بحر الکاہل
5.3	4.5	فلپائن
-3.5	-7.1	انڈونیشیا
1.1	-6.1	لاٹینی امریکہ
6.5	9.3	سیکیو
3.9	-1.4	عالمی (مجموعی)

* تخمینہ ماخذ: عالمی بینک

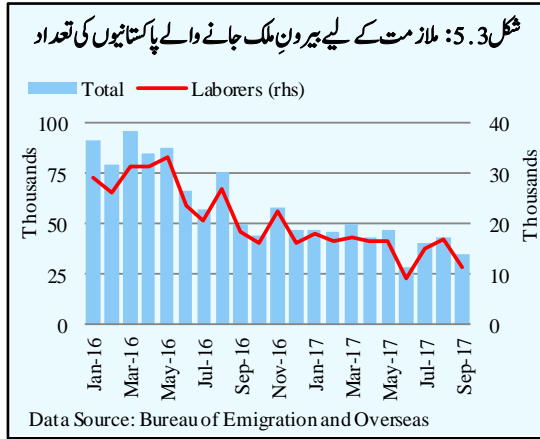
ان ساختی مسائل سے نمٹنے کے لیے حکومت تارکین وطن کی بہبود کے لیے ایک جامع پالیسی پر کام کر رہی ہے۔ پالیسی کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ بی ای او ای ٹیکنیکل اور ووکیشنل ٹریننگ کے صوبائی اداروں کے ساتھ رابطہ رکھے گا تاکہ جن شعبوں کی بیرون ملک طلب موجود ہو، ان شعبوں میں امیدواروں کو تربیت دلائی جائے۔ دیگر تجاویز کا مقصد یہ ہے کہ ریکروٹمنٹ کا عمل رواں بنا کر ممکنہ تارکین پر پڑنے والی متعلقہ لاگت کم کی جائے۔ ان ساختی تبدیلیوں کو اثرات ظاہر کرنے میں درمیانی سے طویل مدت کا عرصہ لگے گا۔

عبوری مدت کے لیے پاکستان ریسی ٹینس اینٹی ایڈو (پی آر آئی) نے اس امر کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھی ہوئی ہیں کہ تارکین وطن اپنی ترسیلات بھجوانے کے لیے باضابطہ ذرائع ہی استعمال کریں۔ وہ ایک ملک گیر اشتہاری اور مارکیٹنگ مہم پر کام کر رہا ہے جس کا مقصد عوام میں یہ آگاہی پیدا کرنا ہے کہ بینکوں اور ایم ٹی او کے ذریعے رقم بھجوانا کتنا آسان اور سستا ہے، جبکہ رقم منتقلی کے غیر قانونی ذرائع (یعنی حوالہ / ہنڈی) استعمال کرنے میں کون کون سے خطرات ہیں۔ یہ کوششیں بھی جاری ہیں کہ ملک میں براؤنچ لیس بینکاری کے موجودہ نیٹ ورک کو ترسیلات کی منتقلی کے لیے استعمال کیا جائے۔ دریں اثنا، ترسیلات کے لین دین میں کمرشل بینکوں کو جو ٹی ٹی چارجز برداشت کرنے پڑتے ہیں ان کی ادائیگی حکومت نے جاری رکھی ہوئی ہے تاکہ ترسیلات کے وصول کنندہ پر پڑنے والی لاگت اگر صفر نہ ہو سکے تو کم سے کم کی جاسکے۔

بنیادی آمدنی

م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بنیادی آمدنی اکاؤنٹ میں خسارہ تقریباً اسی سطح پر رہا جس سطح پر گذشتہ سال کی پہلی سہ ماہی میں تھا (جدول 5.1)۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر فرموں کی طرف سے منافع اور منافع منقسمہ کی واپسی 25.6 فیصد بڑھ گئی (خصوصاً عام استعمال کی صارفی اشیاء، مالیات اور ٹیلی مواصلات)، تاہم اس اضافے کو تیل اور معدنیات کی واپس ہونے والی آمدنی میں سال بسال کمی نے زائل کر دیا۔ دریں اثناء، م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران (سرکاری اور نجی دونوں قرضوں پر) خالص سودی آمدنی میں 66.7 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا جو 390 ملین ڈالر تک جا پہنچا۔

خدمات کا کھاتہ



م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خدمات کے کھاتے میں خسارہ بھی گذشتہ سال کی اس مدت کے مقابلے میں بڑی حد تک جوں کا توں رہا۔ سافٹ ویئر سروسز کی خالص برآمدات میں صحت مند بحالی نے، جو اس عرصے میں 51.8 ملین ڈالر تک جا پہنچی، بحیثیت مجموعی ٹیلی مواصلات، کمپیوٹر اور انفارمیشن گروپ کی خالص برآمدات کو پہلی سہ ماہی میں 21.3 فیصد نمو بخشی۔ اس کے علاوہ حکومتی خدمات، اور دیگر کاروباری خدمات کی خالص برآمدات نے بھی (جو زیادہ تر ٹیکسل اور تجارت سے متعلق تھیں) گذشتہ سال سے بہتر کارکردگی دکھائی۔

ان کھاتوں میں بہتری بہت اہم تھی کیونکہ اس نے سہ ماہی کے دوران باربرداری کے خسارے میں 30.4 فیصد اضافے کے ازالے میں مدد دی۔ خدمات کے کھاتے میں سب سے بڑے جز، باربرداری معاوضے میں م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 596.0 ملین ڈالر کا خسارہ ہوا۔ باربرداری کے بلند معاوضے دراصل سہ ماہی میں مجموعی تجارتی درآمدات میں 25.6 فیصد اضافے کا براہ راست نتیجہ تھے۔

5.3 مالی کھاتہ

س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی غیر ملکی سرمایہ کاری کی سطح گذشتہ سال کی سطح پر رہی، خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقوم میں ہونے والے اضافے کو خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں تقریباً مساوی تخفیف نے زائل کر دیا (جدول 5.1)۔ یہ، اور اس کے ساتھ بیرونی قرضوں کی پست آمد س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری حسابات کے بلند خسارے کی مالکاری کے لیے ناکافی تھی۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

چین سے سرمایہ کاری میں تین گنا اضافے سے (جو بیشتر بجلی اور تعمیرات میں ہوا)، پاکستان میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 56 فیصد بڑھی (جدول 5.4)۔ اس کے علاوہ پاکستان کے ٹیلی مواصلات کے شعبے میں موجود امکانات سے ترغیب پا کر ملائیشیا سے 100 ملین ڈالر سے زائد سرمایہ کاری نے پاکستان کا رخ کیا۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

2017ء کے اوائل میں جزدانی رقوم کا ایشیائی ایکویٹی مارکیٹ کی طرف بہاؤ پھر سے شروع ہو گیا جس کا سبب یہاں کی مستحکم مبادیات اور عالمی معیشت کے بارے میں سرمایہ کار کے بہتر احساسات ہیں۔ خاص طور پر پاکستان کی کارکردگی س 17ء میں علاقائی ایکویٹی مارکیٹوں سے آگے نکل گئی جس سے دراصل مستحکم ہوتی ہوئی مبادیات پر ملکی سرمایہ کاروں کے اعتماد کی عکاسی ہوتی ہے (شکل 5.4)۔

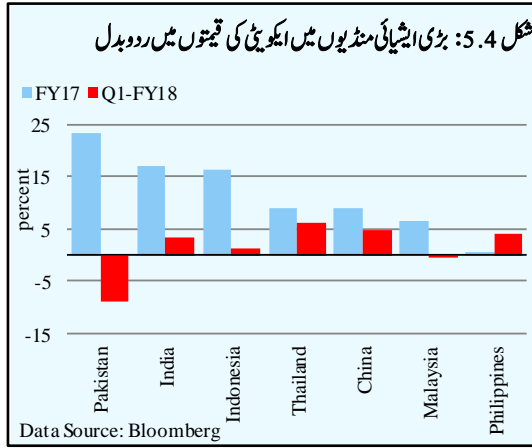
ملین امریکی ڈالر		پہلی سہ ماہی س 17ء	پہلی سہ ماہی س 18ء	مطلق فرق
بجلی	121	268	147	
کوندلہ	54	173	119	
آبی	22	64	42	
تھرمل	45	31	-14	
تعمیرات	31	124	92	
مالی کاروبار	60	71	11	
ٹیلی مواصلات	4	65	60	
تیل و گیس کی تلاش	35	49	14	
دیگر	171	85	-86	
مجموعہ	423	663	239	

ماخذ: بینک دولت پاکستان

تاہم پاکستان کی ایکویٹی مارکیٹ میں کشش مئی 2017ء سے کم ہونے لگی، ملکی اور غیر ملکی دونوں سرمایہ کار بڑھتی ہوئی سیاسی کشمکش اور بیرونی عدم توازن کے باعث محتاط دکھائی دینے لگے (شکل 5.5)۔ ان عوامل کے نتیجے میں مارکیٹ جون 2017ء میں ایم ایس سی آئی ایبرجنگ مارکیٹ انڈیکس میں شمولیت کا فائدہ نہیں اٹھا سکی۔ غیر ملکی سرمایہ کار مارکیٹ میں نئی پوزیشن لینے کے لیے پاکستانی روپے کے حوالے سے پائے جانے والے احساسات کے سلسلے میں خاص طور پر محتاط تھے۔ اس کے نتیجے میں خالص غیر ملکی جزدانی سرمایہ کاری سے تقریباً 128 ملین ڈالر کا اخراج ہو گیا، جبکہ گذشتہ سال اسی مالیت کی رقم آئی تھی۔

واجبات کی خالص ذمہ داری

م 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 186 ملین ڈالر مالیت کے بیرونی قرضوں کی ملک میں خالص آمد ہوئی، جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران آنے والے 1.2 ارب ڈالر قرضے سے نمایاں طور پر کم ہے۔ رقوم کی یہ پست آمد بنیادی طور پر ان عوامل کا نتیجہ تھی: (i) سرکاری قرضوں کا مجموعی طور پر کم اجرا اور مجموعی طور پر بلند واپسی، اور (ii) نجی شعبے کی غیر مالی فرموں کی طرف سے قرض کی خالص واپسی۔ اس سے قطع نظر، کمرشل بینکوں کی جانب سے زرمبادلہ کی قلیل مدتی قرض گیری میں اضافہ بھی دیکھا گیا، اس سے بین البینک منڈی میں شرح مبادلہ کا استحکام آیا۔

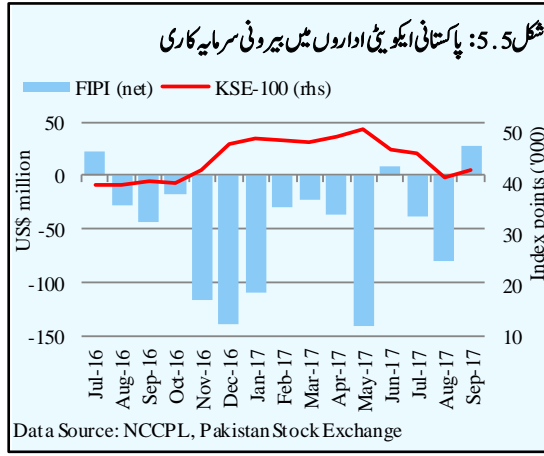


جہاں تک سرکاری رقوم کی آمد کا تعلق ہے تو ایسا لگتا ہے کہ حکومت نے گذشتہ سہ ماہی کے دوران صرف اتنی رقم بطور قرض لی جس سے بیرونی قرضے کی واجب الادا ہونے والی ادائیگی ہو سکے، اور زرمبادلہ کے ذخائر میں کوئی تخفیف نہ ہونے پائے۔ م 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 62 ملین ڈالر کی خالص قرض گیری کی گئی، جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 785 ملین ڈالر کی خالص قرض گیری درج کی گئی تھی (شکل 5.6)۔ اجرائے ثانی کے خطرے کے نقطہ نظر سے طویل مدتی قرضے کی واپسی سہ ماہی کے دوران اجرا کی رقوم سے بہت آگے بڑھ گئی، اور ان کی جزوی ماکاری ان قلیل مدتی قرضوں سے کی گئی جو اس عرصے کے دوران لیے گئے۔²

ماخذ کے اعتبار سے م 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سرکاری قرضے کے اجرا میں تجارتی قرض گیری حاوی رہی، اگرچہ کہ اس قرض گیری کی سطح گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں نمایاں طور پر پست رہی (شکل 5.7)۔ تاہم اہم بین الاقوامی مالی اداروں، یعنی عالمی

² م 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران طویل مدتی سرکاری قرضے کے 214 ملین ڈالر کی خالص واپسی ہوئی۔ دوسری طرف اس مدت میں قلیل مدتی سرکاری قرضے میں 213 ملین ڈالر کی خالص رقم آئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

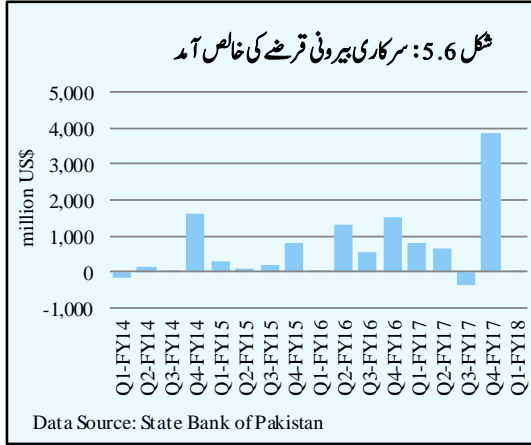


بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک سے رقوم کی مجموعی آمد بھی سال بسال بنیاد پر نسبتاً بلند تھی۔ بین الاقوامی مالی اداروں سے ملنے والی اس اعانت کا جاری رہنا پاکستان کی معیشت پر غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد برقرار رکھنے میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔³

5.4 شرح مبادلہ اور ذخائر

امریکہ کے صدارتی انتخابات کی تیاریوں کے دوران ڈالر کو جو طاقت ملی تھی وہ جنوری 2017ء میں نئے صدر کے

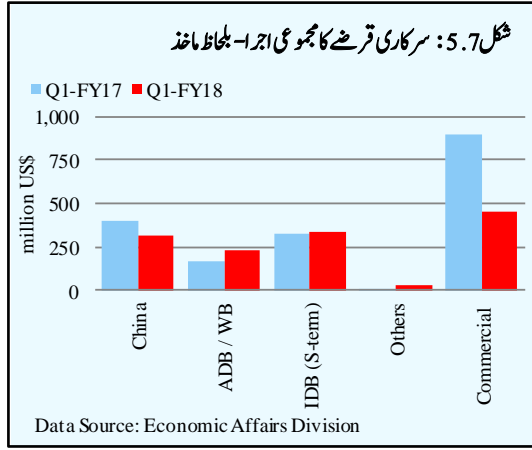
حلف اٹھانے کے بعد گھٹنا شروع ہو گئی۔ امریکہ اور شمالی کوریا کے درمیان بڑھتی ہوئی سیاسی کشیدگی سے ڈالر پر اضافی دباؤ پڑا۔ فیڈرل ریزرو نے دو بار یعنی مارچ اور جون 2017ء میں شرح سود بڑھائی تاہم ڈالر کے گرتے ہوئے رجحان کو روکا نہیں جاسکا۔ نیز، امریکہ میں آنے والے دو طوفانوں (ہاروے اور ایرما) نے بھی پہلے سے کمزور ڈالر کو مزید گرا دیا، چنانچہ ستمبر 2017ء میں ڈالر انڈیکس 92 سے نیچے چلا گیا (جو آخری بار جنوری 2015ء میں تھا)، جیسا کہ شکل 5.8 میں دکھایا گیا ہے۔



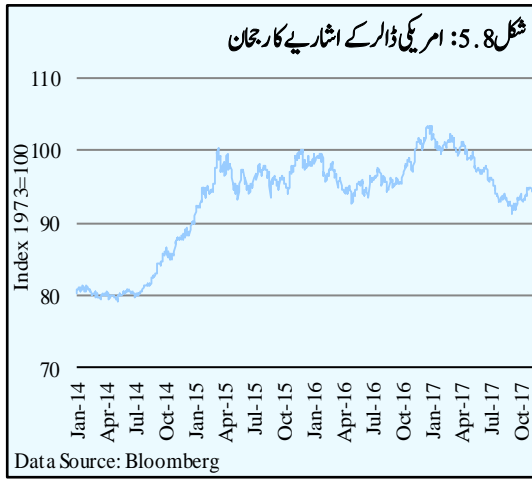
ڈالر کی کمزوری سے دیگر بڑی کرنسیوں جیسے یورو، جاپانی ین، برطانوی پونڈ اور چینی یوآن کو بحالی میں مدد ملی، ان تمام کرنسیوں کی قدر م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں گر گئی تھی۔ 2017ء میں مدہم ہوتے ہوئے سیاسی خطرات کی بنا پر (خاص طور پر اپریل 2017ء میں فرانس کے صدارتی انتخابات سے) اور یورو کے علاقے میں بحالی پر بڑھتے ہوئے اعتماد کے سبب یورو نے تمام بڑی کرنسیوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔

³ زیر جائزہ عرصے کے دوران عالمی بینک کی طرف سے مجموعی سرکاری قرضے کا 118.61 ملین ڈالر رہا جو سال بسال 111.4 فیصد اضافہ ہے۔ دریں اثناء ایشیائی بینک کی جانب سے اس عرصے میں مجموعی اجزا بھی سال بسال بنیاد پر 1.3 فیصد بلند رہا (اور 117.3 ملین ڈالر ہو گیا) (ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن)۔

پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 18ء



اگرچہ 2017ء کے اوائل میں بیشتر علاقائی کرنسیاں ڈالر کے مقابلے میں مضبوط ہوئیں تاہم پاکستانی روپیہ بحال نہ ہو سکا، یہ جنوری تا ستمبر 2017ء کے دوران 0.8 فیصد مزید گر گیا جس میں سے 0.5 فیصد تخفیف صرف جولائی تا ستمبر 2017ء کے دوران ہوئی۔ متعدد تجارتی شریک ملکوں اور حریف ملکوں (مثلاً چین، یورپی یونین، برطانیہ، تھائی لینڈ اور سنگا پور) کی کرنسیوں کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں نمایاں کمی آئی (جدول 5.5)۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران پاکستانی روپے کی قدر حقیقی معنوں میں بھی 2.7 فیصد گری جس سے م 17ء میں ہونے والا اضافہ جزوی طور پر زائل ہو گیا (شکل 5.9)۔



پاکستان کے زرمبادلہ ذخائر میں م 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بیرونی کھاتے میں عدم توازن بڑھنے سے 1.6 ارب ڈالر کمی واقع ہوئی۔ یہ کمی بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں کمی کا نتیجہ تھی۔ دوسری جانب، اسی عرصے کے دوران کمرشل بینکوں کے زرمبادلہ ذخائر میں 660 ملین ڈالر اضافہ ہوا جو بنیادی طور پر درآمد کنندگان کی جانب سے بیرونی کرنسی کے قرضوں کی واپسی کا اظہار ہے (شکل 5.10)۔⁴

⁴ کمرشل بینکوں کے سیال زرمبادلہ ذخائر کا تخمینہ لگانے کے لیے ایف ای-25 ڈپازٹس سے تجارتی ماکاری کی رقم منہا کر لی جاتی ہے۔ چنانچہ تجارتی قرضوں کی خالص واپسی سے ان ذخائر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

5.5 تجارتی کھانہ⁵

م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تجارتی خسارے میں سال بسال تیزی سے 29.8 فیصد اضافہ ہوا۔ برآمدی آمدنی میں اگرچہ بحالی آئی تاہم وہ بڑھتی ہوئی درآمدات کے دباؤ کے مقابلے میں ناکافی تھی، چنانچہ تجارتی خسارہ 9.1 ارب ڈالر تک جا پہنچا (شکل 5.11)۔

درآمدات میں اضافہ وسیع البنیاد تھا، ٹرانسپورٹ اور پیٹرولیم کی درآمدات میں ایک تہائی اضافہ ہوا جبکہ غذائی درآمدات 19.3 فیصد بڑھ گئیں۔ دریں اثناء، برآمدات میں، جو گذشتہ چند سال سے گر رہی تھیں، م س 18ء کی پہلی سہ ماہی میں 10.8 فیصد کا حوصلہ افزا اضافہ ہوا۔

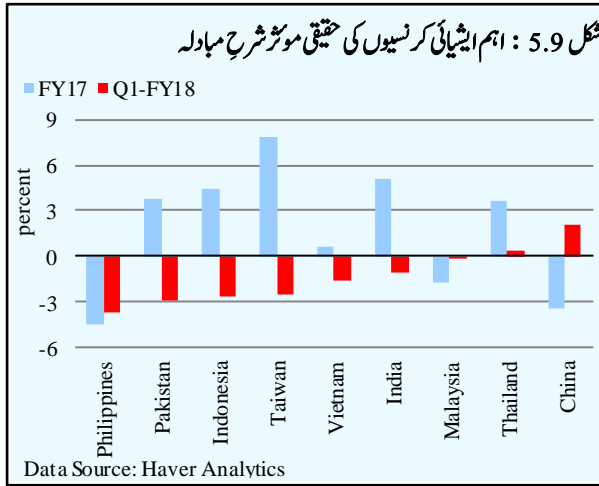
برآمدات

برآمدات میں دو ہندسی نمو کے پیچھے چاول، اضافہ قدر کی حامل ٹیکسٹائل اور پیٹرولیم کی مضبوط کارکردگی کارفرما ہے، جبکہ اسے مشینری، کیمیکل، دوا سازی، اور ٹیلی و جراحی کے آلات جیسے شعبوں کا تعاون بھی حاصل رہا۔ نرخوں

جدول 5.5: پاکستانی روپیہ منتخب کرنسیوں کے مقابلے میں

ملک	تجارتی دن (فیصد)	م س 17ء	پہلی سہ ماہی م س 18ء
1 امریکہ (USD)	19.5	-0.02	-0.5
2 چین (CNY)	13.99	2.0	-2.4
3 جرمنی (EUR)	8.45	-2.4	-3.8
4 جاپان (JPY)	7.44	8.9	-0.0
5 برطانیہ (GBP)	5.49	3.8	-3.4
6 اٹلی (EUR)	4.69	-2.4	-3.8
7 فرانس (EUR)	3.91	-2.4	-3.8
8 بھارت (INR)	2.41	-4.2	0.5
9 ترکی (TRY)	2.27	22.0	0.5
10 نیدرلینڈز (EUR)	2.26	-2.4	-3.8
11 اسپین (EUR)	2.23	-2.4	-3.8
12 تھائی لینڈ (THB)	2.17	-3.4	-2.3
13 سنگا پور (SGD)	2.08	2.3	-1.8
14 بلجیم (EUR)	1.95	-2.4	-3.8
15 ملائیشیا (MYR)	1.73	6.6	-2.1
16 انڈونیشیا (IDR)	1.37	0	1.0

ماخذ: بینک دولت پاکستان



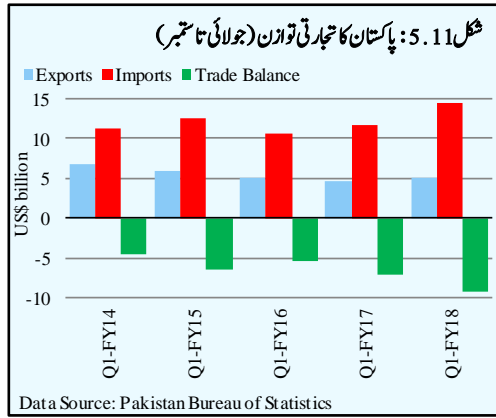
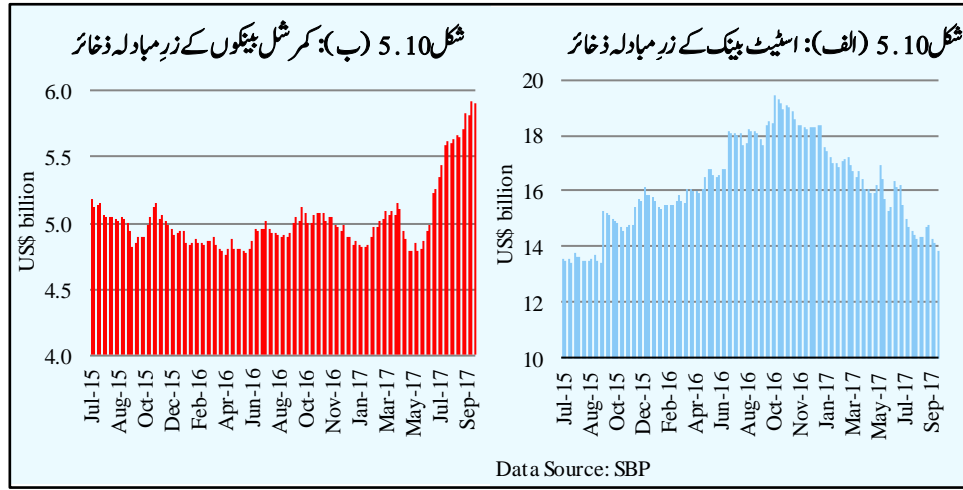
⁵ یہ تجزیہ پاکستان دفتر شماریات کے فراہم کردہ عبوری ڈیٹا پر مبنی ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ توازن ادائیگی کے سیکشن میں ایڈجسٹمنٹ ریکارڈ میں دیے گئے اعداد و شمار سے اس ڈیٹا کی مطابقت ہو۔ ان دونوں ڈیٹا سیریز کے درمیان فرق سمجھنے کے لیے اعداد و شمار پر توضیحی نوٹ کا ضمیمہ ملاحظہ کریں۔

پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 18ء

میں ملاحظہ کرنا دیکھا گیا، تاہم برآمدی آمدنی بڑھانے میں مقدار نے زیادہ اثرات دکھائے (جدول 5.6)۔

ٹیکسٹائل

م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل کی برآمدات میں 7.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 6.3 فیصد کمی واقع



ہوئی تھی۔ اس بحالی کا سبب اضافہ قدر والی مصنوعات (ٹیکسٹائل، ویئر، بستری کی چادریں، تیار ملبوسات، اور مصنوعی ٹیکسٹائل) میں مضبوط نمو کو قرار دیا جاسکتا ہے جن کا مجموعی برآمدات میں مجموعی اضافے میں تقریباً 40 فیصد حصہ بنتا ہے (جدول 5.7)۔ پاکستانی برآمدات کی روایتی منزلوں، جیسے امریکہ اور یورپی یونین میں مستقلاً بحالی سے پاکستان کی برآمدات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ کے کسٹم ڈیٹا سے معلوم ہوتا ہے کہ م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان سے وہاں پہنچنے والی ٹیکسٹائل اور کپڑوں کی مصنوعات 7.9 فیصد بڑھ گئیں جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 10.8 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔⁶

⁶ ماخذ: آفس آف ٹیکسٹائل اینڈ ایپریل، محکمہ تجارت، امریکہ

نمو کے لحاظ سے پاکستان نے پہلی سہ ماہی میں اپنے تمام علاقائی حریف ملکوں کو پیچھے چھوڑ دیا (شکل 5.12 الف اور 5.12 ب)۔ تاہم

جدول 5.6: جولائی تا ستمبر کے دوران اہم ایشیا کی درآمد						
مالیت ملین ڈالر میں، نمونہ فیصد میں						
مالیت	مقدار			مالیت		
	سال 18ء	سال 17ء	سال 16ء	سال 18ء	سال 17ء	سال 16ء
چاول	28.7	621.1	482.4	32.0	320.2	242.7
الف) باستی	-6.1	86.7	92.3	2.4	90.9	88.8
ب) دیگر	37.0	534.4	390.1	49.0	229.3	153.9
سندری غذا	29.6	28.5	22.0	17.6	75.4	64.1
شکر		92.0	0.0		42.0	0.0
گوشت	-25.0	11.4	15.2	-15.2	44.8	52.8
خام کپاس	74.0	17.8	10.2	69.1	29.6	17.5
سونی دھاگہ	15.1	123.3	107.1	4.6	320.9	307.0
سونی کپڑا	-16.1	450.2	536.4	-3.4	528.7	547.6
ہوزری (ٹف ویز)	15.4	29,674.0	25,708.0	9.3	647.6	592.3
بستر کی چادریں	1.8	91.1	89.6	7.2	567.0	528.9
تولے	-4.7	40.3	42.3	0.9	180.2	178.6
تیار ہوسات	18.9	9,136.0	7,686.0	16.0	608.1	524.4
ٹھوس ایندھن بشمول نیفتھا	504.5	40.5	6.7	-91.5	15.1	178.6
چمڑے کی مصنوعات				4.0	132.3	127.3
فٹ ویز	-15.5	2,222.0	2,631.0	-6.3	25.2	26.9
دوائیں	-40.0	1.5	2.5	-2.8	50.7	52.2
برقی بجلی	-55.8	1,61.0	364.0	-33.4	4.8	7.1
سینٹ	-17.8	1,223.6	1,489.3	-18.9	62.7	77.3

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

امریکہ کی مجموعی درآمدات میں پاکستانی ٹیکسٹائل مصنوعات کا تناسب 3.55 فیصد کی پست سطح پر رہا جبکہ بھارت کا حصہ 7.23 اور ویت نام کا 7.13 فیصد رہا۔

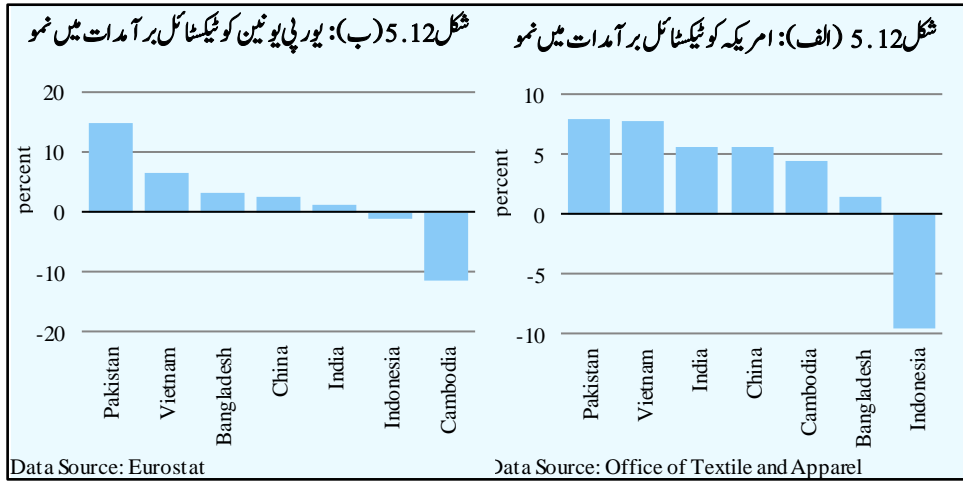
ٹیکسٹائل کی بنیادی ایشیا میں بھی اضافہ دیکھا گیا۔ پاکستان کی بنیادی ٹیکسٹائل درآمدات کی ایک بڑی منڈی چین ہے جہاں سے آنے والی طاقتور طلب کے باعث برآمدی مقدار میں اضافہ ہوا۔ یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ چین کی کاٹن اسٹاک کئی برس سے کمی کا شکار ہے جو درآمدی کپاس کی طلب بڑھنے کی جزوی وجہ بنی۔

پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 18ء

مستقبل میں ٹیکسٹائل کی برآمدات کے لیے جو پہلو خوش آئند ہونے چاہئیں وہ یورپی یونین کی منڈی کی طرف سے مستقل مضبوط طلب، امریکی طلب میں بحالی (شکل 5.13 الف اور 5.13 ب)، اجناس کے نرخوں میں آتا ہوا استحکام، ملکی سطح پر سازگار برآمدی ماحول پیدا کرنے کے لیے پالیسی اقدامات، اور ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں معقول اضافہ ہے۔

چاول

م 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چاول کی برآمدات میں بھی 32 فیصد کی مضبوط بحالی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 28.0 فیصد کمی آئی تھی۔ باسستی چاول میں اگرچہ 2.3 فیصد کی معمولی نمو ہوئی تاہم غیر باسستی چاول کی برآمدات میں تقریباً نصف اضافہ ہوا جو 229.3 ملین ڈالر تک چلی گئیں جبکہ گذشتہ برس یہ 154 ملین ڈالر تھیں۔ سہ ماہی کے پہلے دو مہینوں کے دستیاب ڈیٹا سے پتہ چلتا ہے کہ مشرق وسطیٰ، چین اور افریقی ملکوں کو پاکستانی چاول کی فراہمی بڑھی ہے۔

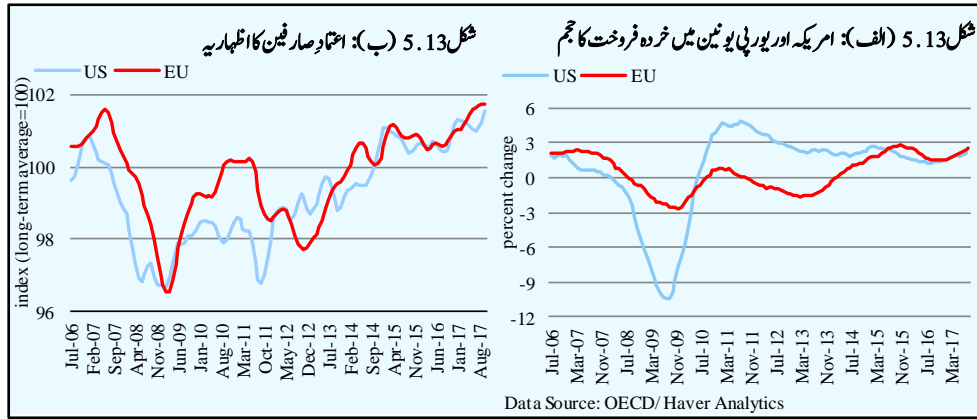


جدول 5.7: پاکستان کی اہم ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمد (جولائی تا ستمبر)

نمو (قیر)	مالیت ملین ڈالر میں						
	م 18ء	م 17ء	م 16ء	م 18ء	م 17ء	م 16ء	م 15ء
خاص کپاس	69.7	-68.5	11.0	30	17	55	50
تیار ملیوسات	16.0	3.6	5.9	608	524	506	478
ہوزری (نٹ ویز)	9.5	-6.0	0.0	648	592	630	630
ہسز کی چادریں	7.2	2.9	-7.2	567	529	514	554
سونی دھاگہ	4.6	-19.9	-18.1	321	307	383	468
تولیے	0.9	-16.7	15.9	180	179	214	185
سونی کپڑے	-3.4	-2.4	-11.1	529	548	561	631
مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات	7.9	-6.3	-5.6	3,257	3,018	3,221	3,410

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

باستمی کی برآمدی مقدار میں کمی جاری رہی تاہم بلند اکائی مالیت نے مجموعی برآمدی نمو کو م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران منفی حد میں جانے سے روکا۔ م س 11ء سے پاکستان کا باستمی چاول کی عالمی تجارت میں حصہ گر رہا ہے، تاہم ایک پیش رفت میں امید کی ایک کرن نظر آسکتی ہے۔ یورپی یونین نے جو باستمی چاول کی ایک بڑی منڈی ہے، اپنے یہاں ایک درآمدی رکاوٹ عائد کر دی ہے جس کے تحت درآمدی چاول میں ٹرائی سائیکلازول (کیڑے مار دوا جو چاول کی فصل پر کیڑوں کا حملہ روکنے میں استعمال کی جاتی ہے) کے اثرات کی قابل برداشت سطح کو بہت کم کر دیا گیا ہے۔ پاکستان میں اس کیڑے مار دوا کا استعمال بہت کم ہے، تاہم بھارتی ایکسپورٹرز کے لیے اس شرط کا مطلب اُن کے چاول پر پابندی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ پاکستان کے باستمی چاول کی برآمد میں اضافہ عین متوقع ہے۔



م 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیمنٹ کی برآمدات 18.9 فیصد کم ہو کر 67.2 ملین ڈالر رہ گئیں۔ افغانستان کو برآمد کی گئی سیمنٹ میں 14.6 فیصد نمو بھارت کو برآمد کی گئی سیمنٹ میں 27.3 فیصد کی بڑی کمی کا ازالہ نہیں کر سکی (جدول 5.8)۔ مزید برآں، اندرون ملک طلب کافی ہے (جو بلند ملکی ترسیل سے ظاہر ہے)، دوسرے استعداد کی کمی بھی سیمنٹ کی برآمد کو متاثر کر رہی ہے۔

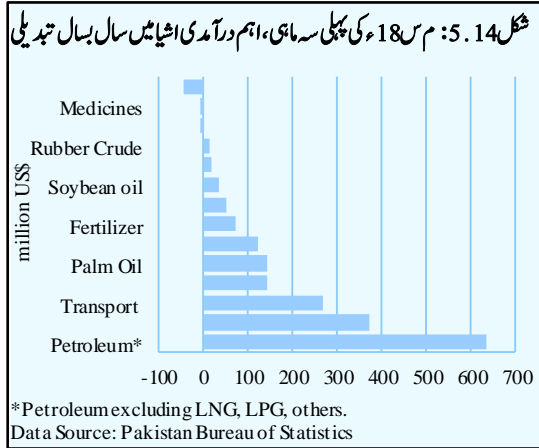
جدول 5.8: پاکستان کی سیمنٹ برآمدات، اہم ممالک (ہزار میٹرک ٹن)				
فیصد نمو		مقدار		
پہلی سہ ماہی م 18ء	پہلی سہ ماہی م 17ء	پہلی سہ ماہی م 18ء	پہلی سہ ماہی م 17ء	
14.6	6.9	658,488	574,735	افغانستان
-27.3	143.0	276,246	379,764	بھارت
-40.4	-18.6	352,337	590,648	دیگر

ماخذ: اے پی سی ایم ایے

درآمدات

م 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملک کے درآمدی بل کی سال بسال نمو دگنے سے بھی زائد بڑھ کر 22.2 فیصد ہو گئی، جبکہ گذشتہ سال یہ اسی عرصے میں 10.2 فیصد تھی۔ درآمدات میں اضافہ وسیع البنیاد تھا جس میں پیٹرولیم گروپ کا حصہ 24 فیصد تھا جبکہ درآمدی بل میں

مجموعی اضافے میں غذائی ایشیا اور ٹرانسپورٹ، دونوں کا حصہ 10 فیصد رہا۔ گذشتہ سال کی اسی مدت کے برعکس م 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدی نمو میں مشینری کی ایشیا کا حصہ ناقابل ذکر تھا (شکل 5.14)۔ اسی طرح خام کپاس کی پست درآمد کی بنا پر ٹیکسٹائل کی درآمد بھی گر گئی۔



فولاد

ملکی تعمیراتی سرگرمیوں کی بنا پر مستحکم طلب، اور گاڑیوں اور ٹیلی مواصلات کی صنعتوں کی طرف سے بڑھتی ہوئی طلب کے سبب دھاتوں کی درآمدات میں اضافہ جاری رہا۔ جیسا کہ شکل 5.15 سے ظاہر ہے، تعمیراتی شعبے میں سرگرمیوں کا ملک میں فولاد کے استعمال کے ساتھ مضبوط اور مثبت رابطہ ہے۔

فولاد ہی میں اسکرپ کی درآمد میں 114 فیصد کا زبردست اضافہ دیکھا گیا۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ حکومت نے فولاد کی ملکی صنعت کو سہارا دینے کے لیے جو اقدامات کیے تھے ان کی بنا پر فولاد کی طلب تیار مصنوعات سے ہٹ کر اسکرپ کی طرف منتقل ہو گئی ہے۔ حکومت

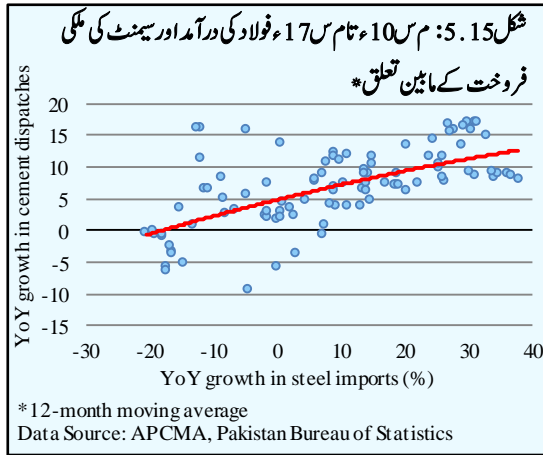
پاکستانی معیشت کی کیفیت

کے اقدامات یہ تھے: (i) بڑی اور تیار مصنوعات پر ریگولیٹری ڈیوٹی کا نفاذ (جو جنوری میں 5 تا 15 فیصد متعارف کرائی گئی، اور جون 2017ء میں اسے بڑھا کر 35 فیصد تک لے جایا گیا)، اور (ii) چین سے درآمد کی گئی مصنوعات پر جون 2017ء سے 24 فیصد ایٹنی ڈیپنگ ڈیوٹی کا نفاذ۔ ان اقدامات کا فولاد کی ملکی پیداوار پر حوصلہ افزا اثر ہوا: پلٹ کی ملکی پیداوار م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سال بسال 63.4 فیصد بڑھ گئی جبکہ ہاٹ / کولڈ کوائل کی پیداوار میں بھی 33.0 فیصد اضافہ ہوا۔ اہم بات یہ ہے کہ فولادی مصنوعات کے تیار کنندگان نے فولاد کا اسکرپ درآمد کرنے کے علاوہ ٹکڑوں کی شکل میں وہ فولاد بھی استعمال کرنا بڑھا دیا ہے جو جہاز شکنی کی سرگرمیوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔⁷

ٹرانسپورٹ

مسافر اور کمرشل گاڑیوں کی طلب بڑھ رہی ہے جس کی وجوہات کارمناکاری کی سستی اسکیمیں، وزیر اعظم کے یوتھ بزنس لون جیسے سرکاری اقدامات، اور ٹرانسپورٹ کے سرکاری ڈھانچے کی قلت کو پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹرانسپورٹ کی درآمد 38.2 فیصد بڑھ گئی جبکہ گذشتہ سال اس عرصے میں اضافہ 8.4 فیصد ہوا تھا۔

گاڑیوں کی درآمد کو مہمیز دراصل مسافر کاروں اور پرزہ جات کی طرف سے ملی۔ اس گروپ میں، الگ الگ پوزوں کی شکل میں یا نیم پرزہ جاتی شکل میں یونٹوں کی درآمد تقریباً ایک چوتھائی بڑھ گئی، جس میں بھاری کمرشل گاڑیاں آگے آگے ہیں، ان کی درآمد 35.7 فیصد بڑھ



گئی۔ اس زمرے میں الگ الگ پوزوں کی شکل میں یا نیم پرزہ جاتی شکل میں یونٹوں کی تیزی سے بڑھتی ہوئی درآمد کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ملکی سطح پر تیار کیے گئے یونٹوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ موٹر کاروں اور موٹر سائیکلوں کے مکمل ساختہ یونٹوں کی درآمد میں بھی نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ گھر بیلو استعمال کے لیے، کم ایندھن والی درآمدی کاروں کی طلب مضبوط ہے، خاص طور پر ان افراد میں جو (اوبر اور کریم)

⁷ اگرچہ پاکستان دفتر شماریات کا آٹھ ہندسی تفصیلی ڈیٹا برائے پہلی سہ ماہی م س 18ء ابھی دستیاب نہیں، تاہم اسٹیٹ بینک کا ریکارڈ بتاتا ہے کہ جہاز شکنی کی غرض سے لائے گئے جہازوں کی درآمد کے عوض ادائیگی کی رقم م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے 69.9 ملین ڈالر سے بڑھ کر م س 18ء کی پہلی سہ ماہی میں 7.134 ملین ڈالر ہو گئی۔

جیسی رائڈ سینگل سروسز میں رجسٹرڈ ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

پام آئل

غذائی گروپ میں خوردنی تیل کی درآمدات بڑھنے کا سلسلہ جاری ہے۔ سویا بین اور پام آئل کی درآمد میں بالترتیب 78 فیصد اور 38.5 فیصد اضافہ ہوا۔ خوردنی تیل کی درآمدات میں، جن کا (باقی تیل اور گھی کی طویل شیلف لائف کی بنا پر) ملکی پیداوار کے ساتھ سببی تعلق ہے، نرخوں کے حوالے سے متوقع کردار ظاہر ہوا ہے۔ خشک سالی کے شکار جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں میں ان کے ذخائر توقع سے کم رہے اور نئے تقویمی سال کے آغاز سے ان کے نرخوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ قیمتوں میں متوقع اضافے کے پیش نظر بھی م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس کی درآمد بلند رہی ہوگی، آئل ملوں نے بھی بلند سطح کی پیشگی خریداری کر لی ہے۔

درآمدی خوردنی تیل پر پاکستان کا انحصار بلا روک ٹوک جاری ہے جس کا سبب تیل کے بیجوں کی ملکی فصلوں میں عدم پیش رفت ہے۔ تیل کے بیجوں کی فصلیں، جیسے سورج مکھی، بڑے پیمانے پر اگنے میں ناکام رہی ہیں جس کا سبب کاشت کاری کے مسائل ہیں، مثال کے طور پر گندم اور کپاس جیسی بڑی فصلوں کی بوائی کا زمانہ بھی وہی ہے جو تیل کے بیجوں کی فصل کا ہے۔ اس کے علاوہ تکنیکی پیمانہ نگاری، تحقیق کی کمی اور با مقصد پالیسی اقدامات کی غیر موجودگی بھی ایسی بڑی رکاوٹیں ہیں جو درآمد پر انحصار کو بڑھاتی ہیں۔ حقیقی پیداوار کے شعبے کی اصلاح میں ناکامی کے بعد درآمدی ڈیویژنوں پر بھروسہ کرنا ان صارفین پر صرف بوجھ بڑھانا جو اپنی طلب کم کرنے سے قاصر ہیں۔

مشینری

مشینری کی درآمد میں جو تیز رفتار اضافہ ہو رہا تھا، معلوم ہوتا ہے کہ م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران وہ رک گیا ہے۔ مشینری کی درآمد گذشتہ سال کی پہلی سہ ماہی میں 60.0 فیصد سال بسال اضافے کے ساتھ 2.7 ارب ڈالر تک جا پہنچی تھی جبکہ م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران وہ تقریباً اسی سطح پر برقرار رہی اور اس میں 1.8 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ تاہم ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں 26.5 فیصد اضافہ ہوا، اس سلسلے میں ٹیکسٹائل برآمدات میں بحالی اور اسٹیٹ بینک کی رعایتی قرضہ اسکیمیں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں۔

سب سے بڑی کمی دفتری سازو سامان کی مشینری میں دیکھی گئی، جس کے بعد بجلی سازی، تعمیراتی اور کان کنی کی مشینری کی باری آتی ہے۔ دفتری سازو سامان میں ڈیٹا پراسیس کرنے والی مشینوں اور دیگر پورٹبل کمپیوٹروں میں نمایاں کمی آئی۔ بجلی سازی کی مشینری میں کمی متوقع تھی کیونکہ سی بی کے تحت ابتدا میں شروع کیے گئے منصوبے تکمیل کے مرحلے میں ہیں اور ان منصوبوں کے لیے درکار مشینری گذشتہ سال پہلے ہی درآمد اور پھر برآمد کی جا چکی ہوگی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

توانائی کی درآمد

توانائی کی درآمدی بل م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سال بسال 34.5 فیصد اضافے سے 3.2 ارب ڈالر تک جا پہنچا، اور اس عرصے کے دوران مجموعی درآمدات میں اس کا حصہ 22.2 فیصد رہا۔ اگرچہ خام تیل اور پیٹرولیم مصنوعات (پیٹرول اور ایچ ایس ڈی) دونوں کا درآمدی حجم بھاری رہا (جدول 5.9)، تاہم اس عرصے کے دوران خام تیل کی اوسط قیمتوں میں 16.2 فیصد بحالی نے بھی بڑھتے ہوئے درآمدی بل میں حصہ ڈالا۔

جہاں تک خام تیل کا تعلق ہے، پہلی سہ ماہی کے دوران اس کے درآمدی حجم میں خاص طور پر تیزی سے اضافہ دیکھا گیا۔ اس اضافے کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ تیل صاف کرنے کی ملکی استعداد نمایاں طور پر بڑھ گئی ہے، ملک کی سب سے بڑی آئل ریفاائنری (بانکو پیٹرولیم کا ریفاائنری کمپلیکس ایک لاکھ بیس ہزار بیرل

نمو (فیصد)	مقدار (ملین ٹن)	م س 16ء	م س 17ء	م س 18ء	م س 17ء	م س 18ء
36.4	26.2	897	657.6	520.9	ایچ ایس ڈی	
-15.3	33.2	1,833.8	2,166.1	1,626.6	فرنس آئل	
39.5	-21.3	2,673.4	1,916.5	2,436.2	خام تیل	
10.1	20.3	1,401.4	1,273.4	1,058.3	پیٹرول	
0.8	140.8	119.0	118.0	49.0	دیگر	
13.3	6.6	6,849.2	6,043.5	5,669.7	مجموعہ	

ماخذ: آئل کیٹیز ایڈوائزری کونسل

یومیہ کی استعداد رکھتا ہے، 2015ء میں آتشزدگی کے حادثے کے بعد اسے بند کر دیا گیا تھا) کی مرمت کا کام مکمل ہونے کے بعد م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس نے دوبارہ کام شروع کر دیا۔ چنانچہ سہ ماہی کے دوران خام تیل کی ملکی درآمدات مجموعی طور پر 811 ملین ڈالر رہیں جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 44.2 فیصد زائد ہیں۔

تیل صاف کرنے کی عملی استعداد بڑھنے اور خام تیل کی درآمد میں اضافے سے پیٹرولیم اور ایچ ایس ڈی دونوں کی ملکی پیداوار میں دو ہندسی نمو ہوئی (باب 2)۔ اس سے قطع نظر، ٹرانسپورٹ کے شعبے سے مضبوط طلب کے پیش نظر (جو مسافر گاڑیوں اور بھاری کمرشل گاڑیوں کی درآمد اور ملکی پیداوار میں نمو کے مطابق ہے) ایچ ایس ڈی اور پیٹرول کا درآمدی حجم زیر جائزہ عرصے کے دوران بڑھ گیا۔

دریں اثناء فرنس آئل کے معاملے میں بلند عالمی قیمتوں (م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 22.4 فیصد سال بسال اضافے) نے ان کی درآمد کی مالیت سہ ماہی کے دوران بڑھادی، حالانکہ پاکستان نے گذشتہ سال سے کم مقدار میں یہ ایندھن درآمد کیا۔ زیر جائزہ مدت میں فرنس آئل سے بجلی کی تیاری بھی گھٹ گئی (جدول 5.10)۔ چونکہ حکومت فرنس آئل کو چھوڑ کر ایندھن کے آمیزے کی طرف منتقل

پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 18ء

ہونے کا ارادہ ظاہر کر چکی ہے اس لیے بجلی کی تیاری میں اس کا استعمال مزید کم ہونے کی توقع ہے۔ اس طرح تمام متعلقہ فریقوں یعنی آئی پی پی، پاکستان اسٹیٹ آئل اور پیٹرولیم ڈویژن، کو فرانس آئل کی درآمدات کی زیادہ سختی سے منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہوگی تاکہ کسی بھی مدت کے دوران فرانس آئل کی صرف

مطلوبہ مقدار ہی درآمد ہو۔

جدول 5.10: بجلی کی پیداوار بلحاظ ذریعہ (گیگا واٹ گھنٹہ میں)			
مطلق فرق	پہلی سہ ماہی 17 س م	پہلی سہ ماہی 18 س م	
-220	12,187	12,407	آبی
2,163	10,384	8,221	گیس
-243	8,650	8,892	فرانس آئل
1,300	1,324	24	کوئلہ
866	2,155	1,289	جوہری
867	2,039	1,172	دیگر
4,734	36,740	32,005	مجموعہ

اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے (نومبر کے اختتام تک) بجلی کی قلت ختم کرنے کا جو وعدہ کیا ہے، اور بجلی کی تیاری میں فرانس آئل کی جگہ سستی ایل این جی اور کوئلے کی طرف بتدریج منتقلی کا جو ارادہ کیا ہے اس نے سہ ماہی کے دوران ایل این جی اور کوئلے کی درآمد بڑھادی۔

م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درحقیقت

گیس سے چلنے والے بجلی گھروں نے بجلی کی پیداوار 36,740 گیگا واٹ گھنٹے تک بڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ گیس (پائپ والی ہو یا ایل این جی) سے چلنے والے بجلی گھروں کا بجلی سازی کی سال بسال نمو میں 45.6 فیصد حصہ رہا۔⁸ اس کے ساتھ ساتھ سہ ماہی کے دوران ایل این جی کی درآمد سال بسال 57.0 فیصد اضافے سے 397.4 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔ ایل این جی کی درآمدات میں اضافے کا رجحان اگلی سہ ماہیوں کے دوران جاری رہے گا، کیونکہ ایل این جی کو بجلی سازی کے علاوہ گھریلو صارفین کے لیے موسم سرما کے دوران گیس کی قلت پوری کرنے کے لیے بھی استعمال کیے جانے کی توقع ہے، خصوصاً پنجاب میں۔⁹

دریں اثناء، م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کوئلے کی درآمدی ادائیگیاں 78.6 فیصد بڑھ کر 211.3 ملین ڈالر تک جا پہنچیں۔¹⁰ چنانچہ سہ ماہی کے دوران کوئلے سے بجلی کی پیداوار بھی 1300 گیگا واٹ گھنٹہ تک پہنچ گئی جو گذشتہ سال اسی عرصے میں محض 5 گیگا واٹ گھنٹہ تھی۔ کوئلے (اور کوئلے کی درآمدات) سے بجلی کی پیداوار مالی سال 17ء کی چوتھی سہ ماہی سے بڑھنا شروع ہوئی تھی جب کوئلے سے چلنے

⁸ ماخذ: بینٹیل الیکٹرک پاور ریگولیری اتھارٹی (نہرا)۔ پائپ والی گیس اور آرائل این جی سے بجلی سازی کی الگ الگ تفصیل دستیاب نہیں۔ تاہم اس حقیقت کے باعث کہ م س 17ء میں ملک میں ایل این جی سے بجلی بنانے کے چارے کارخانوں نے کام شروع کیا، یہ عین ممکن ہے کہ م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گیس سے بجلی سازی میں اضافہ ایل این جی کی بنا پر ہوا ہو۔

⁹ پاکستان کے دوسرے ایل این جی ٹرینٹل کا افتتاح نومبر 2017ء میں ہوا جس سے ایل این جی کو دوبارہ گیس میں ڈھالنے کی ملکی استعداد دگنی ہو کر 1200 ملین مکعب فٹ یومیہ ہو گئی۔ ایل این جی کے بہت سے دوسرے ٹرینٹل کے قیام کا بھی منصوبہ ہے۔

¹⁰ یہ معلومات اسٹیٹ بینک کو دستیاب بینکاری اعداد و شمار کے مطابق ہیں، جون 2017ء کے بعد کا درآمدات کا تفصیلی ڈیٹا پاکستان دفتر شماریات سے نہیں ملا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

والے 660 میگا واٹ کے ساہیوال کے دو یونٹوں نے (بالترتیب مئی اور جولائی 2017ء میں) کام شروع کیا۔¹¹ اس کے علاوہ کونلمہ سینٹ بنانے میں ایک بنیادی خام مال کی حیثیت بھی رکھتا ہے، اور اس کی درآمد سہ ماہی کے دوران سینٹ کی پیداوار میں 12.5 فیصد نمو سے بھی جھلکتی ہے۔

¹¹ ساہیوال پلانٹ سی پیک معاہدے کے تحت ان ابتدائی منصوبوں میں سے ایک ہے جنہیں مکمل کر لیا گیا ہے۔